© rasailojaraid.com

ہندوستان کے حدیث پر عمل کرنیوالے وہابی نہین لائق توجہ گورنمنٹ

(نمبر ۴)

اس نمبر مین ہمکو یہہ بحث مدنظر ہے کہ ہندوستان (جس سے ہماری مراد پنجاب بنگال ممبئی سنٹرل ایشیا سبھی بلاد ہین) کے اہلحدیث کا چال و چلن رجکو گورمنٹ سے تعلق ہے) کیسا ہے۔

جہانتک کہ ہمنے بیس برس کے عرصہ مین خود بتجربہ ومشاہدہ کیا اور اُن سب بلاد مین عرب تک پھر کر دیکھا۔ اور اس زمانہ سے پچھلے زمانون کے حالات کو ثقات سے سنا اور اخبارات اور تاریخی تحریرات کو پڑھا ہمنے اس گروہ (اہل قرآن وحدیث پر پیروی کرنے والون) کے چال وچلن کو گورمنٹ کے مخالف نہ پایا یہہ لوگ عموماً اصل قرآن وحدیث کے متبع وپیرو ہین۔ قرآن وحدیث کے مقابلہ مین کسی عالم یا امام زندہ یا مردہ کی تقلید (جو بلا دلیل بات مان لینے کا نام ہے) نہین کرتے اور اصل قرآن وحدیث سے جیسکہ رعایا کے حق مین گورمنٹ کے مخالفت کی ممانعت ثابت ہے (نمبر او ۲ مضمون وہابی) مین بیان ہوچکی ہے پھر ان لوگون کا چال وچلن مخالف گورمنٹ ہونا باوجود انکے متبع وپیرو قرآن ہونیکے کیونکر ممکن ہے جن باتون سے اس گروہ کو عوام مسلمانون کی نسبت خصوصیت یا مخالفت ہے (جیسے نماز مین رفع یدین کرنا۔ آمین بلند کہنا (ایسے ہی اور کیفیات نماز) قبرون اور تعزیہ کی پرستش نکرنا۔ اولیا اور انبیا کو حاجت روا اور غیب دان نہ جاننا۔ بیاہ شادیون مین ناچ رنگ اور بڑہ بڑہ کر دہوم دہام کی دعوتین وغیرہ اسرافات بیجا نکرنا۔ سودی تجارتین ومعاملات نکرنا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کھانے پینے مین چھوت و پرہیز رسمی کا قائل ہونا۔ تمام رسم و رواج ملک و قوم کو قرآن و حدیث کے برخلاف نہ ماننا و علیٰ ہذالقیاس اور امور مذہب و معاشرت ان باتون کو گورنمنٹ سے کچھہ مخالفت نہین ہے بلکہ بعض باتون کو عین موافقت ہے اور انھین سلطنت کی عین متابعت و اطاعت پائی جاتی ہے۔

اس وقت کے دانشمندون اور مہذبون کا (خواہ کسی مذہب و ملت کے ہون) مقولہ ہے جو شخص اپنے مذہب مین پختہ اور اسکا سچا پیرو اور ثابت قدم ہوگا وہ سلطنت و ملک کا بھی مطیع و خیرخواہ ہوگا بشرطیکہ اسکا مذہب اسکو بغاوت سلطنت کا سبق نہ پڑہاتا ہو بلکہ متابعت سکھاتا ہو (جیسا کہ اسلام کا حال ہمنے مضمون پہلی نمبر ۱ و ۲ مین ثابت کر دکھایا ہے) اور جو شخص مذہب کا پیرو نہوگا اور اپنے خالق و رہبر کا حق شناس نہوگا وہ سلطنت و ملک کا کیا حق پہچانیگا اور کیون اطاعت کریگا۔

بنا برعلیہ مذہب اسلام کے سچے پیرو فرقہ پر گمان مخالفت سلطنت کوئی وجہ نہین رکھتا۔ ہمنے کبھی نہ سُنا کہ ہندوستان کے فلانی جگہہ کے اہلحدیث نے کبھی سرکار انگریزی کی مخالفت و بغاوت کی ہے یا کسی مخالف و باغی کو اس مخالفت مین مدد دی ہے مگر بعض انگریز ملازم گورنمنٹ وغیرہ (جو اصل مذہب قرآن و حدیث سے واقف نہین) اس گروہ کو مخالف گورنمنٹ سمجھتے ہین اور جو بعض اوقات ہندوستان اور سرحد پر گورنمنٹ سے مخالفتین وقوع مین آئی ہین ان مین ان لوگون کی سازش بیان کرتے ہین مفسدہ ۱۸۵۷ء اور سرحدی واقعات کو اسی قسم کے سمجھتے ہین اور وہ یہہ بھی خیال کرتے ہین کہ یہہ لوگ ہمیشہ تحریر و تقریر سے اسی بغاوت کی ترغیب مین لگے رہتے ہین اور اس باب مین انھون نے کئی کتابین تالیف کرکے عام لوگون مین مشتہر کر رکھی ہین انکے نزدیک یہہ لوگ عملاً و علماً و قولاً و فعلاً ہر طرح سے گورنمنٹ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی مخالفت مین کوشش کر رہے ہین ہم اس مقام مین ان لوگونکی غلط فہمی بیان کرنا چاہتے ہین اور اس گروہ کے چال وچلن علمی وعملی و قولی وفعلی کی برات مخالفت گورنمنٹ سے ثابت کر دکہاتے ہین۔

سرحدی حالات کو تو ہم مضمون وہابی نمبر ۳ مین تفصیل بیان کر چکے ہین اسلئے اُنکے اعادہ کی حاجت نہین دیکہتے۔ مفسدہ ۱۸۵۷ء مین سازش وشمولیت اور تصنیفات ترغیب مفسدہ وبغاوت سے یہان بحث کرتے ہین۔

واضح ہو کہ مفسدہ ۱۸۵۷ء مین اس گروہ کے کسی ایک شخص (لائق شمار واعتبار) کی شراکت وسازش بغاوت کرنے یا اُسکے ترغیب دلانے مین پائی نہین گئی۔ کوئی دعوے نہین کر سکتا اور نہ اسکا ثبوت دے سکتا ہے کہ کوئی مولوی یا مقتدا یا رئیس اس گروہ کا اس مفسدہ مین شریک تہا۔ اور کوئی یہہ نہین کہہ سکتا کہ فلان فلان شخص (بہادر شاہ یا فیروز شاہ یا بخت خان وغیرہ) جو اس بغاوت کے بانی مبانی یا اسکے معاون تہے) اہلحدیث یا وہابی تہا۔

اس موقعہ پر علماء دہلی کا (جنمین اسوقت کے اکابر اہلحدیث ہی داخل ہین) فتوے جہاد پر دستخط ومواہیر کرنا اور بعض مولویون کا (جیسے مولوی عبدالقادر لودہیانوی اور انکے بیٹے سیف الرحمن وغیرہ اور مولوی رحمتہ اللہ کرانوی اور مولوی سرفراز علی گورکہپوری ومولوی فضل حق خیرآبادی وغیرہ) کا اس ہنگامہ مین شریک ہونا کچہہ کچہہ شکوک وظن پیدا کرتا ہے اور مخالف کو بات کہنے کا موقعہ دلاتا ہے۔ لہذا ان باتونکا جواب دینا ہم ضروری سمجہتے ہین۔

بیشک علماء دہلی نے فتوے جہاد پہ مواہیر کی ہین مگر بخوف گولی وشمشیر کے جسکی تفصیل یہہ ہے کہ جب باغی فوج دہلی مین آکر جمع ہوئی اور بخت خان بریلی سے آیا اور مولوی سرفراز علی اور مولوی رحمت اللہ ومولوی عبدالقادر معہ اپنے فرزندون

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے بخت خان کے ساتھ شامل ہوئے تو بخت خان نے اُن لوگوں سے جہاد کا فتوےٰ لکھوایا پھر اس پر علماء دہلی کے دستخط و مواہیر ثبت کرانا چاہا۔ ایک روز بخت خان معہ افسران باغی فوج جامع مسجد دہلی مین آیا اور سپاہیوں کی معرفت شاہ احمد سعید شاہ عبدالعزیز خانقاہی اور مفتی صدرالدین آزردہ اور نواب قطب الدین خانصاحب اور مولوی کریم اللہ اور مولوی فریدالدین آور مولوی ضیاءالدین آور مولوی نوازش علی اور مولوی رحمتہ اللہ دہلوی (پہلے مولوی رحمتہ اللہ کرانوی ہین) اور مولوی حفیظ اللہ صاحب اور مولوی سید محمد نذیر حسین صاحبان کو بلوایا پھر مولوی سرفراز علی نے بحکم بخت خان وہ فتوےٰ پڑہ سنایا۔ جب وہ فتوے تمام ہوا تو بخت خان وغیرہ باغی افسرون نے علماء کو حکم دیا کہ اس فتوے پر اپنے دستخط کردین ورنہ سب قتل کئے جاوینگے۔ پس سب نے بخوف جان کرہاً و جبراً دستخط کردئے۔ اور اگر وہ دستخط نکرتے تو اسیوقت سب تلوار سے قتل کئے جاتے یا توپ سے اڑائے جاتے ہمارے خیال مین اگر وہ انگریز (جو اہلحدیث پر اس مجبورانہ شرکت کے سبب حرف گیری کر رہے ہین) اس موقعہ پر ہوتے اور اس فتوے کی موافقت پر مجبور کئے جاتے تو تلوارون کو دیکھکر ضرور اظہار موافقت کرتے اور اُس فتوے پر دستخط کرتے ہمارے اس دعوے پر کہ انہون نے جبراً دستخط کئے ہین دلی ارادہ سے نہین کئے ایک بڑی روشن دلیل یہ ہے کہ وہ لوگ دستخط کرکے پھر گھر سے باہر نہ نکلے اور اس جہاد مین شریک نہ ہوئے یہی وجہ ہے کہ جب گورنمنٹ انگلشیہ کا دہلی پر دوبارہ تسلط ہوا تو گورنمنٹ نے اُن دستخط کرنے والے مولویون کو بری الذمہ قرار دیا نہ کسی کو پھانسی دیا نہ کسی کا گھر لوٹا باوجودیکہ باغیون کے بدکارون کو پھانسی دینا اُسوقت کا عام رول تھا۔

دوسری دلیل یہہ ہے کہ ان ہی مجبور ہوکر دستخط کرنے والے مولویون سے مولوی حفیظ اللہ خان اور مولوی نذیر حسین اور انکے بیٹے مولوی شریف حسین اور انکے شاگرد مولوی محمد صدیق پشاوری اور مولوی عبداللہ مرحوم غزنوی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(جنگی اولاد و قبائل اب امرتسر مین آباد ہین اور اس سلطنت کو امن و آزادی کی نظر سے اپنے قدیم وطن غزنوی و کابل سے بہتر سمجھکر پہر وہان جانا نہین چاہتے) نے ایک میم کو زخمی پاکر امن دیا اور اپنے گہر مین لیجاکر اُسکے زخمون کا علاج کرکے جب موقع پایا سرکاری کیمپ مین پہونچا دیا جسپر انکو سرکار کی طرف سے انعام و اکرام بہی ہوا۔ اور اگر انکا اس فتوے پر مہر کرنا دلی ارادہ سے ہوتا تو یہ خیرخواہانہ کام اُنسے کیون ہوتا انکو انگریزون کی ایسی حالت ضعیف مین انگریزون سے کیا ڈر تہا اور کیا طمع و توقع۔ اس بیان کی تصدیق کے لئے ہم دو چٹہیان انگریزی معہ ترجمہ نقل کرتے ہین۔

ان چٹہیون نقل جو ہمارے پاس دہلی سے پہنچی ہے۔ اسمین بعض الفاظ مشتبہ ہین انکو ہمنے بدلنا مناسب نہین سمجہا۔ ہان بعض الفاظ کو بطور اختصار چہوڑ دیا ہے

نقل چٹھی ڈبلیو جی واٹرفیلڈ صاحب بہادر قائم مقام کمشنر سابق دہلی

نقل اصل چٹھی	ترجمہ
Delhi 27th Sept. 1877	دہلی ۲۷ ستمبر ۱۸۷۷ء
Molvi Nazeer Hoossain & his son Molvi Shariff Hoossain were with other members of their family instrumental in saving the life of Mrs Leesons during the mutiny, they tended her when wounded kept her in their house	مولوی نذیر حسین اور انکے پسر مولوی شریف حسین نے معہ دیگر مردم خاندان کے مسٹر لیسن کی میم کی غدر مین جان بچائی تہی اُسوقت مین یہہ اُسکو اپنے گہر لے گئے تہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جس وقت مین وہ زخمی
پڑی تہی سوا اپنے مکان مین
ساتھ ہے تین مہینے تک
رکہا۔ آخر سرکاری کیمپ
مین پہنچا دیا۔ انکے بیان سے
ظاہر ہوا کہ سرکاری انگریزی
چٹھیان اُس آگ سے جل
گئین ہین جو انکے مکان مین
لگی تہی۔ مین خیال کرتا ہون
یہہ امر صحیح ہے انکے پاس
چٹھیان نول چمبرلین صاحب
اور جرنیل برن صاحب اور
کرنیل سیٹلر صاحب وغیرہ کی
تہین اور مسٹر لیسن کی میم کے
آنے کی کل حقیقت مجکو یاد
ہے انکو دو سو روپیہ ایک
مرتبہ اور چار سو روپیہ
ایک مرتبہ انعام ملا اور سات سو
روپیہ بعوض گر جانے
مکانات کے ملا۔

for 3 ½ months and finally sent her into the British Camp at Delhi.

He says that he has lost, in a fire which took place in his house in Delhi, all his English Certificates. I think this is extremely probable. he probably had Certificates from General Nevelle Chamberlain & General Burnard Colonel Sytter and others.

I remembered the facts well and M^rs Leesons coming into Camp.

The family received a handsome reward Rupees 200/. and Rs: 400/. Rupees 700/. compensation for the demolition of houses bestowed upon

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

them. The family all deserve consideration and kindness at our hands.	پس یہہ خاندان قابل لحاظ اور مہربانی کے ہے
(Signed)	دستخط
W. G. Waterfield	ڈبلیو جی واٹرفیلڈ
offg: Commissioner	قائم مقام کمشنر

نقل چٹھی جی ای ینگ صاحب بہادر کمشنر

I have seen the original of their certificate shows, also learned from M^rs Leesons life the fact herein mentioned. It is probable that the fact taken by Moulvi Nazir Hoossain and Sharif Hoossain has made them enemies among disaffected persons.	مینے بچشم خود دیکہا اور میم صاحب سے بہی سنا فی الحقیقت یہہ سارٹیفکیٹ درست ہے اور اسمین یہہ لکہا ہے کہ مولوی نذیر حسین اور شریف حسین نے اُنکی جان دشمنون سے بچائی۔
Sd/. G. E. Young	دستخط جی ای ینگ
16/9/81.	۱۶ دسمبر ۱۸۸۱ء

یہہ اُس فتوے جہاد پر علماء دہلی کے مہر و دستخط کرنے کا جواب ہے - اب رہا بعض علماء پنجاب و ہندوستان کا اس مفسدہ ۱۸۵۷ء مین شریک ہونا اسکا جواب یہہ ہے کہ منجملہ اُن علماء کے جو اس مفسدہ مین شریک تہے اہل حدیث ایک بہی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نتہا بلکہ اکثر اُنمین ایسے تھے جو اہل حدیث سے مخالفت کے مدعی تھے - اور اُنکی ذریات واتباع اتبک اس گروہ سے عداوت کا دم مارتے ہین ان سب سے بڑے مولوی فضل حق خیرآبادی ہین اُنکی عداوت ومخالفت اس گروہ سے شہرہ آفاق ہے وہ مولوی محمد اسمعیل کے (جو اس گروہ کے ایک پیشوا تھے) مدت العمر مخالف رہے اور امکان نظیر پیغمبر کے مسئلہ مین اُنکی تکفیر کرتی رہے وہ فوت ہوئے تو اُنکے بیٹے عبدالحق بحکم (میراث پدر خواہی علم پدر آموز) اس کام مین لگے اور اتبک اس خاندان کی ذریات واتباع اس گروہ کی مخالفت کے مدعی موجود ہین -

مولوی عبدالقادر لودہانہ والے بھی اس گروہ کی چال پر نہ تھے - وہ تو فوت ہو گئے ہین - انکے خیالات کا کوئی تجربہ ومشاہدہ چاہے تو اُنکے فرزندون کو جو آب لودہانہ مین ہین آکر دیکھ لے کیسے ممبرون پر بیٹھ کر اہلحدیث کی تکفیر کرتے ہین اور اس گروہ سے اپنے اور اپنے باپ کے مخالفت ظاہر کر رہے ہین - اس باب مین انہون نے چند رسائل بھی لکھے ہین از انجملہ ایک رسالہ انتصار الاسلام ہے جسمین اس گروہ کے مسائل مذہبی کا بہت تحقیر وتوہین کے ساتھ رد ہے ایک رسالہ انتظام المساجد باخراج اہل الفتن والمفاسد ہے جسمین اس گروہ کو اپنی مسجدون سے نکال دینے اور انکو کافر مرتد سمجھنے کی وصیت وتاکید فرمائی ہے صوبہ بہار مین اس رسالہ پر عمل بھی ہو چکا ہے جسکا ذکر ہمنے ضمیمہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۳ مین کیا ہے -

جسکو اس بیان مین شک ہو وہ ان رسائل کا مطالعہ کرے - ایسا ہی مولوی رحمت اللہ ومولوی سرفراز علی کا حال ہے پر اس مقام مین اس بحث کو طول دینا نہین چاہتے مین یہہ مقام اس تاریخی حالات کی تفتیش سے اجنبی ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حاصل مطلب یہہ کہ اُن لوگون مین ایک شخص بہی اہلحدیث کے عمل وعقیدہ پر نہتا پہر اُن لوگون کا اس مفسدہ مین شریک ہوجانا اہلحدیث پر الزام قایم ہونیکا باعث کیونکر ہوسکتا ہے؟

اس بات سے ہماری یہہ غرض نہین ہے کہ جس مذہب پر وہ لوگ مین اُس مذہب یا مذہب اہلحدیث کے سوائے اور سبہی اسلامی مذاہب کے رو سے مخالفت گورنمنٹ جایز ہے۔ حاشا وکلا ہم کسی مذہب کو اس مخالفت کی تہمت نہین لگاتے بلکہ مقصود ہمارا اس بات سے صرف اسیقدر ہے کہ ان لوگون کا فعل (خواہ کسی نیت وسبب سے ہوا ہو) اہلحدیث کا فعل نہین ہوسکتا رہا یہہ امر کہ انہون نے یہہ کام (غدر مین شریک ہونا) کیون کیا آیا یہہ اُنکو مذہب کی ہدایت تہی یا کوئی اور وجہ ہوئی۔ اسمین ہم تو یہی کہینگے (گو ہم اُنکے مذہب پر نہین ہین) کہ اس فعل مین اُنکے مذہب کا دخل نہین ہے اُنکو مذہب نے غدر و فساد کی ہدایت نہین کی بلکہ طمع دنیوی وبدنیتی نے انکو یہ جرأت دلائی (چنانچہ مولوی فضل حق کا بہادر شاہ سے اُن ایام مین خیرآباد کی سند لینا اس دنیا طلبی پر دلیل ہے یا یہہ کہ انہون نے اپنی رائے مین غلطی کی یا کوئی اور وجہ اُنکے دماغ مین پیدا ہوئی الغرض اُنکو جو ہدائت ہوئی خیال سے ہوئی مذہب سے نہین ہوئی اسکی نظیر یہہ ہے جو اندنون ایک شخص مکلین نامی نے ملکہ معظمہ قیصر ہند پر باوجود عیسائی ہونیکے گولی چلائی تہی اس فعل کو کوئی بہی نہین کہہ سکتا کہ مذہب کی ہدائت تہی اسی قسم کی وجہ† ان لوگون کے فعل کی پیدا ہوسکتی ہے مفسدہ ۱۸۵۷ء مین شمولیت کا جواب بہی ادا ہوا۔

اب اس بات کا جواب باقی رہا کہ یہہ لوگ بذریعہ تحرایات وتصنیفات مفسدہ و بغاوت گورنمنٹ انگلشیہ کے لوگون کو ترغیب دلاتے مین

© rasailojaraid.com

† یہی وجہ ہے کہ جب گورنمنٹ [illegible]

© rasailojaraid.com

اس بات مین ہم بجاے اسکے کہ اپنی تصنیفات وکلام کو پیش کرین آنریبل سید احمد بہادر سی ایس آئی کے اس کلام کو پیش کرنا مناسب سمجھتے ہین جو انہون نے رسالہ ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے جواب مین فرمایا ہے اب بصفحہ (۵۲) اس رسالہ کے فرماتے ہین۔

جس موقعہ پر ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے وہابیون کی کتابون کا ذکر کیا ہے وہان انہون نے یہہ فقرہ لکھا ہے کہ "وہابیون کی کتابونمین دیندار اور خدا پرست آدمیونکا سب سے بڑا فرض یہی لکھا ہے کہ وہ جہاد کرے" اور بعد اسکے پھر صفحہ ۶۶ مین لکھا ہے کہ "وہابیون نے نظم ونثر زبان مین انگریزون پر جہاد کرنے کی بابت اس کثرت سے رسالے لکھے ہین کہ اگر ان سب کا حد سے زیادہ مختصر خلاصہ کیا جاوے تو بھی اُسنے ایک بڑے حجم کی کتاب طیار ہو" اور اسی کے ذیل مین صاحب موصوف نے مسلمانون کی ان پیشین گوئیون کا ذکر کیا ہے جو انگریزی حکومت کے زوال کی نسبت کی گئی ہین اور مسلمانون کی چودہ کتابون کی ایک فہرست بھی لکھی ہے اور انمین سے چند فقرے نقل کئے ہین جنکا ذکر آئندہ ہوگا جنکے ضمن مین ڈاکٹر صاحب کی بہت کھلی ہوئی غلطیان بھی ظاہر ہونگی جہاد تو ایک ایسی چیز ہے کہ اُسکے جواز و عدم جواز اور اُسکے شروط کا ذکر مسلمانون کی آسمانی کتاب یعنی قرآن شریف اور احادیث نبوی اور فقہ کی تمام کتابونمین برابر موجود ہے اس سبب سے ڈاکٹر صاحب کو لکھنا زیبا تہا کہ تمام مسلمانونکی مذہبی کتابونمین جہاد کا ہر جگہہ ذکر ہے یہہ لکھنا مناسب نہ تہا کہ صرف وہابیونکی کتابونمین اسکا ذکر ہے اور اگر ڈاکٹر صاحب نے یہہ سمجہا ہے کہ جہاد وہابیون کے نزدیک سب سے بڑا فرض ہے تو ان کو یہہ لکھنا بہی ضرور تہا کہ وہ کن کن صورتونمین فرض ہے میری دانست مین ڈاکٹر صاحب کا یہہ بیان بالکل غلط ہے کہ وہابیون نے خاص جہاد کے باب مین بہت سی کتابین لکھی ہین چنانچہ جب ہم ان کتابون کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

نمبر دوم ۲ — جلد پنجم

ضمیمہ متضمن مسائل متفق فیہا معہ محدثین اہل السنہ

بابت ربیع الاول سنہ ۱۲۹۹ مطابق فروری سنہ ۱۸۸۲ء

شرح قیمت وغیرہ امور متعلقہ رسالہ

درجات و مراتب قیمت: درجہ	درجات و مراتب قیمت: مرتبہ	تفصیل خریداران بشرح مراتب	قیمت سالانہ: بابت رسالہ	قیمت سالانہ: بابت ضمیمہ
۱	خاص قیمت	اسلامی ریاستوں کے نواب اور رئیس	للعہ	لیے ر
۲	"	گورنمنٹ انگریزی و معزز عہدہ داران گورنمنٹ عامہ اغنیا و لائبریری و سوسائٹی	عہ	سے ر
۳	عام قیمت	متوسط اہل وسعت	سے ر	عہ
۴	رعایتی قیمت	کم وسعت جو دس روپیہ ماہوار سے زیادہ آمدنی نہ رکھیں اور رسالہ کی پیشگی قیمت ادا کریں	سے ر	۱۲ ر
۵	لاثمنی قیمت	جو دس روپیہ ماہوار کی آمدنی نہ رکھیں مگر علمیت رکھیں اور اشاعت کریں	ثواب آخرت	دعا خیر

ضمیمہ رسالہ سے علیحدہ فروخت ہوگا ہاں رسالہ بدون ضمیمہ مل سکے گا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ ضمیمہ کی بہت باتوں کی تفصیل و دلیل رسالہ میں مندرج ہے لہٰذا بدون رسالہ ضمیمہ سے مطلب براری ناظرین ممکن نہیں اور رسالہ کی کوئی بات متعلق ضمیمہ نہیں ہے اسلئے رسالہ بدون ضمیمہ کاربراری ممکن ہے ؛

جنکے نام اصل رسالہ یا اسکا ضمیمہ بلا درخواست پہنچے وہ حسب حیثیت خود اسی مہینے سی قیمت حسب التصور ادا فرماویں جس مہینے کا پرچہ وصول پاویں اور جنکو خریداری منظور نہو وہ اصل رسالہ یا صرف اسکا ضمیمہ واپس کردیں

خط و کتابت متعلق پرچہ راقم کے نام پوری عنوان و نشان مندرجہ ذیل سے ہونا ضرور ہے اور ارسال زر بذریعہ منی آرڈر ڈاک خانہ مناسب ہے

راقم ابو سعید محمد حسین لاہور محلہ سید مٹھہ

© rasailojaraid.com

اشتہار کتب نایاب
اس کتاب میں اصول ... (ثبوت قرآن ... ثبوت ...
(ثبوت احادیث) ... بیان
بعثت ... عمر ...
کی گئی ہیں اور ... محمد رسول اللہ ...
افضلیت حضرت ... لائق
جمیع انبیاء و عمدہ طور ...
و نقشہ ثابت کی گئی ... سے
تعلق رکھتا ...
اس وقت اس کی ... کی ضرورت
نہایت درجہ کی ہے ... طالبان
حق نہایت جلدی درخواست
قیمت حسب ... ذیل ادا ...
فرماویں۔ جو شخص زیادہ نسخہ ...
... و سیکڑوں بحساب فیصدی
... کی قیمت

© rasailojaraid.com

اشتہار

(دفعہ اول)

مقدمات عشرہ اثبات نبوت جنکی تمہید مین ہم سنہ ۹۶ ہجری مطابق ۱۸۷۹ع سے لگ رہے تھے تمام ہوئے۔ اب ہم اصل مدعا کے اثبات کے درپے ہونا چاہتے ہین۔ ولیکن قبل شروع بحث اپنے ناظرین (موافقین و مخالفین) کی خدمت مین یہہ التماس کرنا ضروری سمجھتے ہین کہ جن صاحبون کو ہمارے ان مقدمات مین (ناصحانہ یا مخاصمانہ) کلام ہو وہ قبل از شروع مقصود اسکو طے کر لین اثناء بحث مقصود مین کسی مقدمہ پر کسی شخص کا کسی قسم کا اعتراض نہ سنا جاویگا۔ بلکہ ان مقدمات کو بطور دلایل قطعیہ مسلمہ تائید مدعا کے لئے پیش کیا جاویگا اور ہر کسیکو انکا تسلیم کرنا واجب ہوگا۔

تمہید مقدمات ٭ صرف اسی غرض سے ہوتی ہے کہ مقدمات بطور اصول موضوعہ و غیر متعارفہ فریقین مین مسلم قرار دئے جاوین۔ اور نظریات اختلافیہ کے فیصلہ کے لئے وہ بمنزلہ ایک حکم و دلیل کے کام آوین۔ وہ مقدمات معروض ذیل ہین۔ اور انکے دلایل و تفاصیل اشاعۃ السنہ (جلد ۲ و ۳ و ۴ و ۵) کے متعدد پرچون مین موجود ہین جنکی پاس وہ پرچے نہون وہ جس مقدمہ مین معاملہ نظر و کلام کرنا چاہین اس مقدمہ کا متضمن پرچہ راقم سے طلب فرماوین۔ یہہ اشتہار دو یا تین دفعہ چھاپا جاویگا اس اثنا مین کسی نے ان مقدمات کی نسبت کچھہ اعتراض نکیا تو ان مقدمات کو اصول مسلمہ قرار دیا جاویگا۔

(مقدمہ اولی) خدا تعالےٰ قیوم عالم موجود ہے (۲) خدا تعالےٰ کی حقیقت ذات و صفات کا عامہ خلایق کو علم نہین ہے (۳) ہر چیز موجود کے لئے محسوس ہونا ضروری نہین (۴) محال و مجہول الکنہ مین فرق ہے۔ اول کی وجود کا انکار جایز بلکہ لازم۔ ثانی کا انکار ناجایز (۵) موجودات عالم سے جو چیز انسان کے حواس خمسہ مین نہ آوے انسان اسکو بقوت انسانی جان نہین سکتا (۶) انسان اپنی ملکی طاقت سے ایسی چیزین بھی جان سکتا ہے جو حواس خمسہ مین نہ آوین (۷) انسان اپنی فطرت سے نیک و بد کرنے و نکرنے کے ساتھہ مامور ہونا چاہتا ہے (۸) مبدء فیاض (خداوند قیوم عالم) مین بخل نہین (۹) روح ... اسکا ... علم موجودات ایک خبر صادق بھی ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انجمن ہمدردی اسلامی لاہور

فتقبلها ربها بقبول حسن وانبتها نباتا حسنا

خدا نے اوسکو اچھی طرح سے قبول کرلیا ہے اور اچھی طرح سے اوگایا

(كمثلها كشجرة طيبة اصلها ثابت وفرعها في السماء تؤتي اكلها كل حين باذن ربها)

اسکی ایک ایسے عمدہ درخت کی سی مثال ہے جسکی جڑہ تو زمین مین جم رہی

ہے اور شاخین آسمان کو پہونچ گئی ہین اور وہ ہر وقت

خدا کے حکم سے پہل دے رہا ہے

اس مبارک انجمن نے کارروائی معروضہ نمبر سابق کے بعد اسقدر عمدہ اور نمایاں کارروائیاں کی ہین کہ انکی تفصیل سے ہمکو اس انجمن کے اشغال و کارروائیان مانع ہین - ہم آج کل اس انجمن کی کارروائیون مین ایسے مصروف ہین کہ انکی تفصیل و بیان کی فرصت نہین رکھتے لاجرم انکی تفصیل کو دوسرے وقت پر چھوڑتے ہین اور بالفعل انکے اجمالی بیان سے ناظرین و ممبران انجمن کو جو بیرونجات مین ہین محظوظ کرتے ہین - از انجملہ **ایک** کارروائی یہہ ہے کہ حسب قرارداد و تجویز معروضہ سابق دو سو روپیہ ماہواری مصارف مڈل اسکول کا تخمینہ انجمن مین پیش ہوا جسپر باتفاق راے ایک اشتہار کا مضمون تجویز ہوا کہ جو عنقریب شایع ہونیوالا ہے - اور خاص لاہور کی ممبران انجمن ہمدردی و دیگر عمایدِ اسلام سے چندہ وصول کرنے اور اسکے ترغیب دلانے کے لئے چند معزز اشخاص مقرر کئے ہوے ہین جسکی تکمیل عنقریب ہونیوالی ہے

(۲) ہندوان کے اس میموریل پر (جو انہون نے بجاے اردو ہندی بہاشا جاری ہونے کے لئے گورنمنٹ مین بہیجا ہے) اس انجمن نے متعدد جلسون مین نکتہ چینی کے آخر اسکے جواب مین ایک عرضداشت تیار کرکے پنجاب مین عموماً اور ہندوستان مین خصوصاً ممبران انجمن ہمدردی کے پاس بہیجا کہ ہزارہا اعیان و اشخاص اہل اسلام و اہل ہنود کا بہ اتفاق راے حاصل کرکے انکے دستخط کرائے ہین - یہہ میموریل عنقریب گورنمنٹ مین روانہ ہونیوالا ہے [illegible] مسلمانون سے [illegible] ہمدردی کی

© rasailojaraid.com

بلکہ اپنے ہم وطن ہندؤن سے بہی ہمدردی کی ہے کہ انکو اس فرقت سے بہی روزگار رہی ہے (جبکا اردو کے اوٹہا دیجانیسے اندیشہ یقین کامل ہے) بچ جانیکی سبیل نکالدی ہے ؂

(۳) کمیشن تعلیم (جو گورنمنٹ کی طرف سے مقرر ہوئی ہے) کی شہادتون پر جو پریسیڈنٹ کمیشن کی طرف سے بغرض استصواب رای انجمن مین پہنچی ہین یہ انجمن غور کر رہی ہے وہ شہادتین اس انجمن کے تعلیمیافتہ ممبران مین متداول ہو چکی ہین انجمن عنقریب اُن شہادتون کے جوابات گورنمنٹ مین پیش کریگی - اور تعلیم کی نسبت گورنمنٹ مین عمدہ رای پیش کر کے ملک اور قوم کے ساتھ اپنی ہمدردی عمل مین لاکر دکہلاوے گی - جن ممبران انجمن کیطرف سے ابہی ادن شہادتون کے جوابات انجمن مین نہین پہنچے انکی خدمت مین التماس ہے کہ وہ بہت جلد اپنے اپنے جوابات ارسال فرماوین جناب پریسیڈنٹ کمیشن تعلیم کی چٹہی مورخہ ۱۹ - مئی ۱۸۸۲ء مین (جو اس انجمن مین موصول ہوئی ہے) جون تک جواب بہیجنے کا مطالبہ ہے -

(۴) عرضداشت محمدن الیوسی ایشن (جو مسلمانان کلکتہ وغیرہ نے اہل اسلام کے حقوق کے مطالبہ کے لیئے گورنمنٹ مین پیش کی ہے اور وہ گورنمنٹ سے بواسطہ پریسیڈنٹ انجمن پنجاب اس انجمن مین بغرض استصواب رای کے پہنچی ہے) پر یہ انجمن غور کر رہی ہے اور عنقریب اسمین عمدہ اور مفید رای جسمین اہل اسلام کی سچی اور پوری ہمدردی پائی جاتی ہو گورنمنٹ مین پیش کرنیوالی ہے

(۵) اس انجمن کے لیئے پیٹرن (یعنی حامی دمربی) تجویز کرنے انجمن کے بحث ہوئی - بعض ممبران کی یہ رائی تہی کہ اس انجمن کے ممبر بنظر اسکے دنیاوی امور کے (جنکے نظر سے یہ انجمن انجمن پنجاب کی شاخ ہے) نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب وغیرہ پیٹرن مقرر کیئے جاوین - چنانچہ انجمن پنجاب وگورونسنگہ سبہا وہ پیٹرن ہین مگر صرف اِس خیال سے کہ اس انجمن کو دینی امور سے زیادہ تعلق ہے اسلیئے اس انجمن کے لیئے کسی اسلامی ریاست کے نواب کا پیٹرن ہونا ضروری ہے اسمین کئی ریاستونکے نوابون کا ذکر ہوا آخر اس خیال سے کہ چونکہ اس انجمن کے ممبر مختلف خیالات مذاہب اسلامیہ حنفی اہلحدیث شیعہ سنی کے اشخاص ہین اسلیئے اس انجمن کا پیٹرن وہ شخص ہونا چاہیئے جسکو سبہی اسلامی مذاہب حنفی اہلحدیث و اہل تشیع وغیرہ سے یکسان ہمدردی کا خیال ہو اور کسی فرقہ سے تعصب و یا طرفداری کی نگاہ نہو اور مع ذالک گورنمنٹ مین بہی انکا پورا قرب و اعتبار ہو - اُن صفات و شروط کا محل اس جلسہ مین صرف نواب صاحب بہوپال کو سمجہا گیا کیونکہ انکو نہ تعصب ہونا اور سب اہل اسلام کے لیئے ہمدرد ہونا اونکی تصانیف سے ظاہر ہوتا ہے اور ملک کی مختلف اقوام کے لیئے ہمدرد ہونا اور گورنمنٹ مین انکا قرب و اعتبار اون کارروائیون سے ثابت ہوتا ہے جنکا حال تاریخ ہند بہوپال کے دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے اور انکا خلاصہ اشاعۃ السنہ نمبر ۲ جلد ۴ مین صفحہ ۱۴۱ پر موجود ہے - لہذا باتفاق رای انکا پیٹرن ہونا قرار پایا اور یہ تجویز ہوا کہ انجمن کی طرف سے ایک عرضداشت باستدعا منظوری اس عہدہ کے حضور نواب کی خدمت مین بہیجی جاوے - اس عرضداشت کا مسودہ تیار ہو چکا ہے اور عنقریب وہ انکی خدمت مین روانہ ہونیوالی ہے - کارروائیان اور بہی بہت ہین - حضوصاً نئے ممبرون کی فہرست جسکا درج کرنا نہایت ضروری تہا مگر انکے بیان کے لیئے نہ جگہ ہے نہ وقت - ناظرین معاف فرماوین

[illegible] کی صحبت باقی +

© rasailojaraid.com

حدیث نبوی

اور

نیچری و عیسائی

اہل اسلام کے اتفاقی **اصول** دو ہین - **قران** اور **حدیث** - قرآن تو اصل اصول ہے حدیث بہی انکے نزدیک وجوب عمل مین قران کی مانند اور اُسیکے حکم مین ہے وہ جیسے قران کو وحی و الہام جانتے ہین ویسے ہی حدیث کو وحی و الہام مانتے ہین - فرق اتنا ہے کہ قران کو وحی متلو (بالفاظہ خدا کی طرف سے نازل ہوا اور پڑہا گیا) سمجہتے ہین - حدیث کو وحی غیر متلو (جو بلفظہ خدا کی طرف سے نازل نہین ہوا صرف اسکے معنی کا نزول و القاء ہوا ہے) خیال کرتے ہین - اور نیز وہ قران کو قطعی الثبوت مانتے ہین - حدیث کو جو تواتر و شہرت کو نہین پہونچی ظنی الثبوت تسلیم کرتے ہین - ؎

اصل دوم (حدیث نبوی) کو **عیسائی** تو مطلقاً لایق تسلیم نہین جانتے اور اوسکے لایق عمل و دست آویز ہونے پر کئی اعتراض کرتے ہین - **نیچری** گو بظاہر احادیث کو (اسی معنی کر جسکی تفصیل اشاعت السنتہ نمبر ۹ جلد ۳ مین گذر چکی ہے) مانتے ہین مگر در حقیقت وہ بہی کسی حدیث کو لایق تسلیم نہین سمجہتے - اور اوسکے لایق عمل و دست آویز ہونے پر اس قسم کے اعتراض کرتے ہین - **اس مقام** مین دونون فریق کے اعتراضات کا جواب دیا جاتا ہے اور حدیث نبوی کا لایق عمل و دست آویز ہونا ثابت کیا جاتا ہے -

عیسائیون کے اعتراضات کا جواب تو ہمسے پہلے علماء نے بہت بسط و تفصیل سے دیدیا ہے اور اس باب مین متعدد تصانیف مین مفصل بحث موجود ہے اسلئے ہم انکے جواب مین اختصار عمل مین لاتے ہین - نیچریون کے اعتراضات کے جوابات ہنوز تفصیل طلب ہین -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انکو بسط و تفصیل سے حوالۂ قلم کرتے ہین بہ توفیق اللہ تعالےٰ

عیسائیون کے اعتراضات اور اونکے جوابات

(۱) اعتراض - حدیث کے راوی و ناقل آنحضرت کے ازواج و اقربا رہین اِسلئے اونکی روایت و بیان کا چندان اعتبار نہین ہے -

جواب - دنیا مین جو ملت و مذہب ہے اور ہو چکا ہی اوسکے ناقل و محافظ اس مذہب اور اوسکے بانی کے دوست و صحبتی (قرابتی ہون خواہ اجنبی) ہوئے ہین وہ کونسا مذہب یا ملت ہے جسکے رواج دینے اور بیان کرنے والے محض دشمن و مخالف لکھے ہوئے ہین - ؟

دور کیون جائین معترضین ہی کے مذہب کو کیون نہ دیکھہ لین - کیا اس مذہب کی کتاب (انجیل) اور بانی مذہب کے حالات و مقالات کے ناقل و راوی سب اس مذہب کے مخالف (یہود و ہنود و محمدی وغیرہ) ہین ؟ کیا مریم اور یوسف نجار اور حواریین اور اونکی صحبتی جو اس کتاب و بانی کے حالات کے راوی ہین بانی مذہب (حضرت مسیح) کے قرابتی و صحبتی نہین ہین ؟

نقل و روایت ہر مذہب و ملت کے باب مین عقل و انصاف کے رو سے دار و مدار قبولیت و اعتبار ناقل کا چال و چلن (ضبط و عدالت وغیرہ) ہے جیسکہ اصل بانی مذہب کے صداقت بہی اوسکے چال و چلن سے دیکھی جاتی ہے - اسمین مجرد قرابت و اجنبیت و صحبت و ناآشنائی کو کچھہ دخل نہین ہے - اور جب چال و چلن عمدگی کے ساتھہ صحبت و قرابت بہی ملجاوے تو وہ دریافت حال اصل مذہب کے لئے عمدہ ذریعہ ہے مثل مشہور ہے صاحب البیت ادری بما فیہ یعنے گہر والا اس چیز کو خوب جانتا ہے جو اسمین ہوتی ہے ؛

(۲) اعتراض - مولفین کتب حدیث نے آنحضرت کی حالات و مقالات کو بچشم خود نہین دیکھا

© rasailojaraid.com